

نور افشان

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

قیمت سالیانہ بلا محصول عہ | قیمت سالیانہ معہ محصول ہے

نمبر ۱ - جلد ۷ | لودیانہ ۲ جنوری ۱۸۷۹ء | قیمت فی پرچہ ۶ پائی

دستور العمل نور افشان

دفعہ - ۱ - یہہ اخبار صداقت آثار ہفتہ وار بروز پنجشنبہ شایع ہوتا ہے جس میں مضامین مندرجہ ذیل درج ہوتے ہیں - اول آرٹیکل دینی و دنیوی دوم مضامین مالی و ملکی جن سے فایدہ خاص و عام ہو - سیوم منقولات از اخبارات و کتب وغیرہ - چہارم مراسلات کارسپانڈنٹوں کے بھیجے ہوئے - پنجم اخبارات ملکی و ولایتی و تار برقی و گزٹ ممالک پنجاب کا خلاصہ +

دفعہ - ۲ - قیمت سالانہ بلا محصول عہ معہ محصول ہے ششماہی بلا محصول ۱۱ معہ محصول عہ سہ ماہی بلا محصول ۸ معہ محصول ۱۰ ماہواری بلا محصول ۳ معہ محصول ۴ اور جو صاحب اکٹھے پرچے منگانے چاہیں انکی شرح یہہ ہے - ۲ پرچہ کے واسطے معہ محصول للعہ ۳ پرچہ کے واسطے معہ محصول ۱۲ ۴ پرچہ کے واسطے معہ محصول عہ ۵ پرچہ کے واسطے معہ محصول بیلے ۱۰ پرچہ کے واسطے بیلے بلا محصول معہ محصول لعہ - ۱۲ پرچہ کے واسطے عیہ معہ محصول لعہ +

تنبیہ - کوئی صاحب بیرنگ خط روانہ نکرے اور ارسال زر کے واسطے رجسٹری ضرور ہونی چاہئے ورنہ مطبع ذمہ وار نہیں ہوگا +

مناجات نئے سال کیواسطے

الٰہی شکر ہے صد شکر تیرا | نگہباں تو رہا ہر حال میرا
بچایا ہے مجھے سب آفتوں سے | کیا ہے سیر ساری نعمتوں سے
کیا انجام ہر یک کام میرا | خدایا ہو مبارک نام تیرا
تو ہی نے یا الٰہی اتبلک شاد | رکھا عالم میں ہیگا مجھکو آباد
تو ہی نے آجتک مجھکو بچایا | نیا یہہ سال ہے پھر کر دکھایا
پس اب تجھسے میری یہہ التجا ہے | تو کر مقبول گر تیری رضا ہے
تیرے بندے ہوں باہم جسجا | تو اُنکے بیچ میں ہو جے خدایا
دعائیں انکی سب منظور کیجے | تو خوشی سے برکتیں اُنکو دیجے
تو کر روح القدس نازل سبھوں پر | تیری خدمتمیں ہوویں جو حاضر
بلا اپنی محبت کا انہیں جام | کہ لیویں رات دن تیرا ہی بس نام
دلوں سے اُنکے تاریکی کو کر دور | نمایاں کر صداقت اپنی کا نور
تو کر مقبول اُنکی التجا کو | عفو کر سب گناہوں اور خطا کو
تو خصت کر انہیں انعام دیکر | کہ جاویں شاد و خرم سب کے گھر
مبارک ہو یہہ دن خورد و کلاں کو | ہو مژدہ آمد عیسیٰ جہاں کو
جو ہو ویں رنج و مہجور سے مہجور | غم و اندوہ اُنکے بھی تو کر دور
جو ہینگے سنگدل ملحد و بدکار | الٰہی اُنکو بھی تو کر خبردار
تو راہ راست اپنی اُنکو دکھلا | جو ہیں احکام تیرے سب وہ سکھلا
شرق سے ہو و تا با غرب معلوم | مسیح کے یہاں آنیکی یہہ رسم
شمال اور کل جنوب ہوویں آگاہ | کہ عیسیٰ ہے منجی اور شہنشاہ
دلوں کو پھیر انکے شتابی | مٹا کر دل سے شر اور سب خرابی
عنایت سے انہیں وہ دل عطا کر | کہ اپنی ہو ویں وہ نادم خطا پر
دعا اک اور بھی ہے تجھسے یہہ اب | تو کر مقبول اُسکو بھی میرے رب
جہاں میں جتنے ہوں واعظ و منادا | خدایا رکھ انہیں تو خوش و آباد
تو انکا راہبر ہوا اور مددگار | رہیں کام میں تیرے تاوہ بیدار
تو سارے خادم الدینوں کو مرحمت | روح اقدس سے کر دے بر سراپا

ہو ہر ایک ملک میں انکا مددگار — جہاں کرتے وہ نیر انام اظہار
تو دے تاثیر وہ انکے سخن کو — دل سامعین پر جسکا اثر ہو
ہے یہہ بھی التجا تجھسے ہماری — تو کر مقبول اسکو بھی اے باری
شہنشہ کو ہمارے رکھ تو خورسند — وہ ہو ہر جا ظفریاب و فتحمند
جو ہینگے شاہزادے انکے ذیشان — ہو ہر حالت میں تو انکا نگہبان
ہیں سب خورد و کلاں جو نسل شاہی — تو رکھ آباد و خوش انکو الٰہی
ہیں قیصر ہند کے جتنے ملازم — حفاظت انکی بھی ہے تجکو لازم
جو ہینگے خیرخواہ و دوست شاہی — خدایا کر تو انکی بہتری اے
عدو یا جتنے ہوں بدخواہ سرکار — پھریں عالم میں در در خستہ و خوار
دعا تجھسے ہے یارب یہہ صبح و شام — فتحمند ہووے قیصر ہند ہر کام
مخالف یا ہیں زک درہوں پریشان — ہوں دلمیں اپنے نادم اور پشیمان
دعائیں سب یہہ جیسی کے ذریعے — خدائے پاک تو مقبول کرلے
خطا اور بھول جو اسمیں ہوئی ہو — الٰہی اسکو بھی تو معاف کیجو
ہو اب اس سال بھی سبکا نگہبان — اور رکھ گل کو بھی تو با امن و امان

غزل برائے سال نو

من تصنیف مسٹر جیمس امریل متخلص گل بمقام روڑ کی

ہے آج نئے سال کی کیا دھوم جہانمیں
ہر سو ہے رہی رحمت حق جھوم جہانمیں
یہہ دن ہے وہ دن جسمیں حضرت عیسیٰ
وارد ہوئے ہیکل میں ہو معصوم جہانمیں
گذرانا نذر انکو شریعت کے بموجب
خادم بنے گا ہے گہے مخدوم جہانمیں
اب تو بلاتا ہے وہ رحمت سے سبھو نکو۔
ہو جتنے تھکے ماندے و مظلوم جہانمیں
محروم پھر یگا در عیسیٰ سے نہ ہرگز۔
گر آوے صدق دلسے ایک ہجوم جہانمیں
یہہ سال نیا سب کو مبارک ہو خدایا۔
ہوں شاد و خوش جو کہ ہیں مغموم جہانمیں
گر شکر دلا اب یہہ غزل دھوم سے گا کر
مرغان چمن تا رہیں سن جھوم جہانمیں
تو کہہ در دگئے سال سے گل مت ہو ہراساں۔
ہیں رنج و خوشی لازم و ملزوم جہانمیں

نور افشاں

یعقوب خانکا جلال آباد میں آنا

ہمکو ایک تار خبر سے معلوم ہوا ہے کہ یعقوب خان فرزند امیر شیر علیخان جو مدت سے امیر شیر علیخان نے اُسکو قید کر رکھا تھا تخت کابل پر جلوہ نشین ہوا ہے اور یہہ خبر بالکل پایۂ صداقت کو پہونچ چکی ہے کہ امیر شیر علیخان کابل سے فرار ہو کر ترکستان میں چلا گیا ہے اُسکی فراری پر ہمنے لکھدیا تھا کہ بس اب جنگ افغانستان کا خاتمہ ہو گیا سو وہ رائے ہماری درست نکلی یعنے اب جنگ افغانستان کا بالکل خاتمہ ہو گیا ہے کیونکہ جب یعقوب خان تخت پر جلوہ نشین ہوا تو اُس نے تب ہی گورنمنٹ انگریزی کی اطاعت قبول کرنیکا ارادہ ظاہر کیا تھا چنانچہ کہ اب خبر پہونچی ہے کہ یعقوب خان جلال آباد میں حکام انگریزی کے پاس آگیا ہے اور اُس نے انکے بیان کیا ہے کہ مجکو گورنمنٹ انگریزی کی اطاعت بدل و جان قبول و منظور ہے ✣

ہمکو معلوم ہوتا ہے کہ یعقوب خان ایک دانا اور بہت ہی لایق آدمی ہے کیونکہ اُسنے ایسے موقع پر اپنے تئیں گورنمنٹ انگریزی کے سپرد کیا ہے جو نہایت ہی نازک تھا اب یقین کیا جاتا ہے کہ افغانستان کے دن پھرے اور ملک میں امن و امان کی صورت نظر آئی ✣

ہم اُمید کرتے ہیں کہ یعقوب خان انگریزوں کی صلاح سے ہر ایک معاملات مالی و ملکی میں ترقی کریگا ✣

ہمارے نزدیک بہت ہی مناسب ہوا جو جنگ افغانستان کا خاتمہ ہو گیا ورنہ بہت سی خونریزی اور خانہ خرابی ہوتی اور ضرور ہندوستان کو بھی بہت سا ضرر پہونچتا۔ مگر اب ہمکو تسکین ہو گئی اور اہل ہند کو بھی تسلی رکھنی چاہئے کہ اب وہ معاملہ ہی طے ہو گیا ✣

اگرچہ یہہ معاملہ طے ہو گیا ہے مگر تو بھی اُمید قوی ہے کہ گورنمنٹ انگریزی اپنے حصول مطلب یعنے بہبودی ملک ہند و معاملات سرحد و انتظام پولیٹکل اجنٹان در ملک افغانستان و دیگر معاملات کو ہاتھ سے نہ جانے دیگی ✣

پھر نا کہنا کہا نہیں ہم نے

ہم اپنے اخبار کے ان ناظرین کی خدمت میں التماس کرتے ہیں جنہوں نے قیمت اخبار نور افشاں سال گذشتہ کی تا حال مرحمت نہیں فرمائی اب براہ مہربانی بہت جلد اِس طرف توجہہ فرماویں اور جن صاحبان کے ذمہ دو دو تین تین سال کی قیمت چڑھ گئی مگر باوجود طلب و تقاضا کے بھی توجہہ نہیں فرمائی انکی خدمت میں عرض ہے کہ اب تو خیال فرمائیں ورنہ انکا نام نامے جز خریداران اخبار سے خارج کیا جائیگا اور وصول قیمت کی کوئی سبیل نکالی جائیگی پھر گلہ و شکوہ بے سود ہوگا ✣

بقیہ توریت وانجیل کی پیشینگوئیوں کی پوری موافقت اور دنیا کی شروع سے مسیح کی قربانی نجات کا اکیلا وسیلہ ہی

خدا کے بیٹے کی اِس تعلیم کے خلاف ہم دیکھتے ہیں کہ قرآن اُس عادتکو ایک عورت سے تین بار جایز رکھتا ہی۔ چنانچہ سورہ بقر کی آیت ۲۲۹ میں یوں لکھا ہی کہ اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَاِمْسَاکٌ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِیْحٌ بِاِحْسَانٍ یعنے طلاق دو بار تک ہی پھر رکھنا موافق دستور کے یا رخصت کرنا نیکی سے۔ پھر اُسی جگہہ آیت ۲۳۰ میں لکھا ہی کہ فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْ بَعْدُ حَتّٰی تَنْكِحَ زَوْجًا غَیْرَهٗ یعنے پھر (تیسرے بار) اگر طلاق دے تو اب اُسکو وہ عورت حلال نہیں ہی جب تک کہ وہ کسی دوسرے خاوند سے نکاح نہ کرے۔ لیکن اگر قرآن کی یے آئتیں مسیح کی تعلیم کے مخالف ہیں تو محمد نے اپنے گود لئے بیٹے زید کی مطلقہ جورو کو اپنے نکاح میں لاکر اُس کے جواز کے لئے جو کچھہ لکھا ہی سو وہ بے نہایت مخالف بات ہی۔ چنانچہ سورہ احزاب کی آیت ۳۷ میں لکھا ہی کہ وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِیْۤ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاَنْعَمْتَ عَلَیْهِ اَمْسِكْ عَلَیْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ وَتُخْفِیْ فِیْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِیْهِ وَتَخْشَى النَّاسَ وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰىهُ فَلَمَّا قَضٰى زَیْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا لِكَیْ لَا یَكُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ حَرَجٌ فِیْۤ اَزْوَاجِ اَدْعِیَآئِهِمْ اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا مَا كَانَ عَلَى النَّبِیِّ مِنْ حَرَجٍ فِیْمَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهٗ

یعنے ای محمد جب تو اُس شخص سے کہنے لگا جسپر خدا نے احسان کیا ہی اور تو نے احسان کیا ہی (یعنے زید سے) کہ اپنی جورو کو اپنے پاس رہنے دے اور خدا سے خوف کر حالانکہ تو (ای محمد) چھپاتا تھا اپنے دل میں جسکو خدا اب کھولا چاہتا ہی اور لوگوں سے تو ڈرتا تھا حالانکہ خدا سے زیادہ خوف کرنا چاہئے۔ سو جب زید اپنی غرض اُس عورت سے پوری کر چکا تو ہمنے اُسکو تیرے نکاح میں دیدی تاکہ سب مسلمانوں پر اِس بات میں گناہ نہووے کہ وے نکاح کر سکیں اپنے گود لئے بیٹوں کی جوروں سے جب وے تمام کر لیا کریں اپنی غرض اور خدا کا حکم کرتا ہی۔ اِس نبی (یعنے محمد) پر کچھہ گناہ نہیں ہی جبکہ خدا نے ٹھہرا دی یہہ بات اُسکے لئے۔ اگر اِس معاملہ میں جو زید اور محمد کے درمیان ہوا مسیح کی اوپر لکھی ہوئی تعلیم کے موافق فیصلہ کریں تو ظاہر ہی کہ زید نے اپنی عورت کو بے خطا طلاق دینے سے اُسے حرام کرایا اور محمد نے اُس مطلقہ کے ساتھہ نکاح کرنے سے حرامکاری بھی کی۔ اب ہم محمدیوں سے سوال کرتے ہیں کہ اِس جگہہ جو تعلیم مسیح اور محمد کی پیش کی گئی ہیں کیا اُنکی ایک اصل ہو سکتی ہی۔ ظاہر ہی کہ نہیں۔ پس اِن دونوں تعلیموں میں سے ایک ضرور جھوٹی ہی اِسلئے محمدیوں کو ہمیشہ کی سعادت حاصل کرنے کے لئے نہایت ضرور ہی کہ وے انصاف کر کے قرار دیں کہ اِن دونوں میں سے کونسی ناحق ہی ✢

تیسرے۔ زناکاری کے گُناہ کی بابت انجیل اُسکو بالکل منع کرتی ہی چاہے کیسے ہی پردہ اور حیلہ سے کیوں نہو۔ چنانچہ افسیوں کے باب ۵ کی آیت ۳ میں یوں لکھا ہی کہ (اور حرامکاری اور ہر طرح کی ناپاکی یا لالچ کا تم میں ذکر تک نہو جیسا مقدسوں کو مناسب ہی اور

پہلے قرنتیوں کے باب ۶ کی آیت ۱۸ میں یوں لکھا ہی کہ (حرامکاری سے بھاگو جو جو گناہ آدمی کرتا ہی سو بدن کے باہر ہی پر جو حرامکاری کرتا ہی اپنے ہی بدن کا گنہگار ہی) روح القدس کی اِس پاک تعلیم کے خلاف ہم دیکھتے ہیں کہ قرآن محمد کی اُمت کو اُن کی ساری لونڈیوں سے اِس فعل کو جایز کرتا ہی۔ چنانچہ سورہ مومنین کی پہلی آیت میں یوں لکھا ہی قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ وَالَّذِیْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ وَالَّذِیْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فَاعِلُوْنَ وَالَّذِیْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ اِلَّا عَلٰۤى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَیْرُ مَلُوْمِیْنَ۔ یعنے تحقیق کہ وے مسلمان خوشحال ہیں جو اپنی نماز میں نِوے رہتے ہیں۔ اور جو نکمی بات سے منہہ موڑتے ہیں۔ اور جو زکواۃ دیا کرتے ہیں۔ اور جو اپنے پوشیدہ بدن کی حفاظت کرتے ہیں لیکن اپنی جوروں پر یا اپنے ہاتھہ کے مال (یعنے لونڈیوں) پر پس تحقیق کہ اُن پر ملامت نہیں ہی ✢

چوتھے۔ بدخصلت انتقام لینے کی بابت انجیل بالکل منع کر کے مسیحی ایمانداروں کو حکم دیتی ہی کہ وے نقصان اور تکلیف اُٹھا کر صرف صبر ہی نہ کریں بلکہ ستانیوالوں کے لئے نیک دعا کریں۔ چنانچہ متی کے باب ۵ کی آیت ۴۳ میں یوں لکھا ہی کہ (تمنے سنا ہی کہ کہا گیا کہ اپنے پڑوسی سے دوستی رکھہ اور اپنے دشمن سے عداوت۔ پر میں تمہیں کہتا ہوں کہ اپنے دشمنوں کو پیار کرو جو تم پر لعنت کریں اُنکے لئے برکت چاہو جو تم سے کینہ رکھیں اُنکا بھلا کرو اور جو تمہیں دُکھہ دیویں اور ستاویں اُنکے لئے دعا مانگو۔ باقی آیندہ

منقولات

ایک لاثانی دوست

تغرل عثمان ایک ترکی جہاز سے گرفتار ہوا اور اسیر و غلام ہو کر جزیرہ مالٹا میں پہونچایا گیا۔ اُسنے ارمند نامے ایک فرانسیسی افسر سے کہا کہ کیا آپ فیاضی اور جوانمردی کا ایک کام کر سکتے ہیں۔ مجھکو آزاد کرائے اور میری بات کا یقین کیجئے کہ آپکا اس سے کچھ نقصان نہوگا عثمان کا طور طریق دیکھ کر ارمند نے درخواست منظور کی اور اُسکی آزادی کے لئے تین ہزار روپیہ دیا۔ اُسوقت سے عثمان نے اپنے رہا کرانیوالے کی بڑی شکرگذاری ظاہر کی اُسنے جلد روپیہ ادا کیا اور اُسکے شمول میں بیش بہا تحفے بھی دئے سنہ ۱۷۳۱ میں وہ سلطنت عثمانیہ کا وزیر اعظم ہوا۔ اب اُسنے ارمند کو بلایا تاکہ اُسکا اور زیادہ شکرانہ ادا کرے۔ ارمند آیا اور اپنے ساتھ بارہ ترکی قیدیوں کو جنہیں اُسنے آزاد کرایا تھا لیتا آیا۔ عثمان نے مملکت کے افسران اعلےٰ کے روبرو محبت کے ساتھ انکو لیا بعد ازاں اُن قیدیوں کی طرف جو آزاد ہوئے اپنی انگلی سے اشارہ کر کے اُن لوگوں سے جو اُسکے قریب کھڑے تھے کہا کہ اپنے اِن بھائیوں کو دیکھو جو غلامی میں آہ مارتے تھے اب رہا ہونے کے سبب خورسند ہیں اور یہہ فرانسیسی انکا رہا کرانیوالا ہے۔ میں خود غلامی میں تھا زنجیروں سے جکڑا اور لہو اور زخموں سے آلودہ تھا اور میں اپنی زندگی آزادی دولت اور ہر ایک چیز کے لئے جو مجھکو خوشی پہنچاتی ہے میں اُسکا قرضدار ہوں اُسنے بغیر میری آگاہی کے میرے لئے بڑا بھاری فدیہ دیا اور مجھکو آنے دیا اور میرے پہنچانیکے لئے جہاز بھی دیا پر کس مسلمان میں ایسی سخاوت نظر آتی ہے اگر انسان کے خیالات اپنے رہا کرنیوالے کی بابت اسطور کے ہیں تو ہمکو خداوند مسیح کی نسبت کسقدر زیادہ لحاظ کرنا چاہئے۔ اُسنے انسان کے لئے بیش قیمت فدیہ دیا وہ نہایت پست حالی اور سخت غلامی سے رہائی بخشتا ہے۔ وہ ایسا دوست ہے کہ جسکا ثانی نہیں۔ وہ اپنی ذات سے سب پر غالب آتا ہے کیونکہ ہمارے دوست خواہ کیسے ہی عزیز و رفیق کیوں نہوں کیا ہیں وے فانی ہیں اور ہم جلد اُنسے جدا ہونگے۔ وہ اول و آخر ہے جو مرا تھا اور زندہ ہے بادشاہوں کا بادشاہ اور خداوندوں کا خداوند۔ خدا جسم میں ظاہر ہوا۔ جسکے لئے خدا نے اُسے ابد تک مبارک کیا۔ وے پھول کیطرح مرجھا جاتے ہیں پر وہ زندگی اور تندرستی بخشتا اور ابدی زندگی کا دینے والا ہے وے خاک میں ملجاتے ہیں مگر وہ سارے آسمانوں پر چڑھا تاکہ سب چیزوں کو بھرپور کرے +

ذکر ہے کہ روم میں خونریزی کے وقت میں ایک خادم نے اپنے مالک کی جان اسطرح بچائی کہ اپنا لباس مالک کو پہنا کر قید خانہ سے نکالدیا اور خود اُسکے بستر پر لیٹ رہا اور اُسکے عوض قتل ہوا انسان اس سے زیادہ محبت نہیں دکھلا سکتا مگر مسیح کی محبت کے مقابلہ میں یہہ بے حقیقت ہے اور ایسی نظر آتی ہے جیسے سورج کے مقابلہ میں چراغ۔ یا دنیا کے مقابل ایک ذرہ +

کاش کہ کل جہان کے لوگ ایسے سچے اور حقیقی اور اصلی دوست سے محبت کریں +

ریاست ہائے ہندوستانی

انسٹیٹ گزٹ

اخبار پاینیر نے ہندوستانی ریاستوں کی نسبت مندرجہ ذیل مضمون لکھا ہے +

اُن مضامین کے اقسام میں سے جنکو کابل کی جدید لڑائی نے دلچسپ بنادیا ہے شاید عمدہ ترین مضامین وہ ہیں جو ہندوستانی ریاستوں کے وجود اور قوت سے علاقہ رکھتے ہیں۔ ایک ایسے ملک میں جہاں کہ ایک غیر قوم نے ایک ایسی سلطنت قایم کی ہے جسکا نظیر بیشتر ایشیا میں معدوم تھا جہاں کہ چوبیس کروڑ آدمیوں کی آبادی فرمانروائے گریٹ برٹن کے مطیع و منقاد ہے سلطنت ہائے ماتحت کا موجود ہونا بڑے غور و لحاظ کا مستحق ہے۔ ایک اجنبی آدمی کی نظر میں جو ہندوستان کی اندرونی حالت سے ناواقف ہو یہہ ریاستیں سلطنت عظمیٰ کے ضعف کے باعث معلوم ہونگی اور گورنمنٹ ہند کے حق میں عمدہ ترین بات یہہ ہوگی کہ ان ریاستوں کو تردی تمام اپنی سلطنت میں ملا لینے کی تدبیر کو عمل میں لائے۔ بعض لوگ ایک ذرا ملایم طریقہ اختیار کرنا تجویز کرینگے اور یا تو دیسی ریاستوں کی فوجوں کے یک قلم دور کرنے یا انکو انگریزی فوج میں شامل کر لینے کی صلاح دینگے۔ اس تدبیر کی نسبت تھوڑے عرصہ سے عمدہ ترین اخبارات انگریزی نے بھی تند و تیز کے ساتھ تحریک کی ہے۔ معاملات ملکی میں بھی جس طرح کہ اور معاملات میں بدون

مناسب واقفیت کے اکثر اعتراضات اور رائیں پیش کیجاتی ہیں اور بدون اُن کے آخری نتائج سوچنے کی صلاحیں دیجاتی ہیں۔ اور اُن یوروپین آرٹیکلوں میں جو ہندوستان کے معاملات کے بارہ میں ہوتے ہیں بالتخصیص یہہ بات پائی جاتی ہے۔ ہندوستانی ریاستوں کے باب میں جو حکمت عملی انکی موجودگی بنظر حسد نہیں دیکھتی ہے اور نہ انکی قوت کا خیال اندیشہ کے ساتھہ کرتی ہے۔ ان ریاستوں کے الحاق کی حکمت عملی غیر منصفانہ اور خطرناک ہوگی اور اُنکی فوجوں کا دور کرنا یا شامل کرلینا ازروئے واقعات کے ناجائز اور سلطنت ہند کے حقیقی مطالب واغراض کے حق میں مضر ہوگا۔ ہندوستان میں سلطنت انگریزی کی جنگی قوت کو اپنے پڑوسیوں کی فوجی طاقت سے کوئی اندیشہ کی جگہہ نہیں ہے۔ اِس سے قلیل فوج نے جو اب ہمارے پاس ہے مرہٹوں کی جاہ حشمت کو غارت کردیا فرانسیسوں کو نکالدیا سلطان ٹیپو کی قوت کو جو روبہ ترقی تھی نیست ونابود کردیا اور جنگجو سکھوں کو مغلوب کرلیا۔ اِسوقت سلطنت برٹش انڈیا کا محاصل اُس محاصل سے بدرجہ زیادہ ہے جو بڑے سے بڑا بادشاہ خاندان مغلیہ کا نازاں ہوسکے اور امن وامان بھی اب ایسی ہے جو کبھی ایشیا میں سُننے میں بھی نہ آئی ہوگی۔ بلحاظ رُتبہ اور کثرت آبادی کے ہندوستان یورپ کی بڑی سے بڑی سلطنت سے فوقیت لیجائیگی اور قدرتی سامان جو اسکو میسر ہیں جب مناسب طور سے مرتب ہوجائینگے اُسوقت اُسقدر آمدنی مہیا کرینگے جو بڑے بڑے مدبران مالی کے حرص وطمع کو بھی پورا کردیگی۔ برٹش انڈیا جو گذشتہ صدی کے آخر میں منجملہ بے شمار ریاستوں کے ایک ریاست تھی مصالحت واتفاق کی حکمت عملی کی پیروی کرکے فوجی انتظام اور نظم ان لیاقت کے ذریعہ سے تمام ملک میں پھیل گئی ہے۔ اُسکی حکومت نے نہ تو عوام الناس کی شکایت اور نہ ذی ہوش باشندوں کی خفگی حاصل کی ہے اور وہ لوگ جو رعایا کے خیالات سے سب سے زیادہ واقفیت رکھتے ہیں ہماری حکمرانی کو پسند طبایع سمجھتے ہیں +

لیکن یہہ بدیہی امر کبھی فراموش نہیں ہوسکتا کہ اُن لوگوں کی تعداد جن سے بوجہ قومیت کے ہندوستان میں انگریزی حکومت سے عبارت ہے بہت محدود ہے اُنکی حکومت اور برتری بدرجہ غائیت ایک سلسلہ الطافات حسنہ پر مبنی ہے اور اُسکا انتظام ملکی بدون شرکت ومعاونت باشندگان ملک کے انجام نہیں پاسکتا۔ ہماری حکومت سے عوام الناس مستفید ہونگے اور امن وانصاف کی آسائشوں کی قدر کرینگے لیکن مصیبت کے وقت میں جو ہر ملک کے واسطے ناگزیر ہے ممکن ہے کہ وہ اعتماد جو عوام الناس کو ہماری قوت پر ہو متزلزل ہوجائے ۱۸۵۷ء میں یہی معاملہ ہوا تھا۔ جب ہی کہ بغاوت شروع ہوئی اور گورنمنٹ پر زیادتی دست درازی کی گئی عوام الناس نے سمجھا کہ انگریزی حکومت ہمیشہ کو چلی گئی کسان نے اپنا ہل علیحدہ رکھدیا اور لوٹ مار کرنے لگا دوکانداروں نے لوٹ کے مال کو نہایت خوشی کے ساتھہ سستا خریدلیا پیشہ ور نے اپنے جائز پیشہ کو بالائے طاق رکھکر سپہ گری اختیار کی دینداروں نے عبادت خانہ سے نکلکر کافروں پر جہاد کرنیکا فتویٰ دیدیا اور اور لوگوں نے جوق جوق ہتھیار اُٹھالئے بعض نے تو اپنے آپکو ظلم وزیادتی سے بچانیکے واسطے اور بعض نے اُن فائدوں میں شریک ہونے کی غرض سے جو اُس ہنگامہ میں سہل الحصول تھے۔ مگر اس سے یہہ نتیجہ نہیں نکلتا کہ اُن لوگوں کو جنہوں نے یہہ طریقہ اختیار کیا تھا کوئی معین ملکی غرض مد نظر تھی یا ہندوستان سے انگریزوں کا اخراج منظور تھا۔ ایسی غرض کیواسطے ترکیب اور ایک ایسی اولوالعزمی درکار ہوتی جو اُن لوگوں کے فہم ولیاقت سے جو اکثر بغاوت میں شریک ہوئے تھے بہت دور تھی۔ عوام الناس اپنی ہی بیوقوفی سے پھنس گئے تھے اور اپنی ہی حالت سے گمراہ ہوگئے تھے۔ اُنہوں نے اپنے آپکو دفعتاً شتر بے مہار پایا۔ اور ایک غیر معین اور مفسدہ امیز تحریک کے پیرو ہوگئے۔ دیسی ریاستوں کا چال وچلن اس سے بہت مختلف تھا انکو حقیقت حال سے زیادہ تر آگاہی تھی اور فہم وفراست بھی زیادہ رکھتی تھیں۔ اُن کو انگریزی حکومت کی اصل حقیقت معلوم تھی اور ہمارے جنگی سامانوں سے بھی واقف تھیں سب سے بڑی ہندوستانی ریاست یعنے نظام الملک حیدرآباد کی ریاست وفادار اور مستقل رہی۔ اِس ریاست کے سب سے بڑے منیر سر سالار جنگ بہادر تھے جنکی عمدہ حکمت عملی اور دور اندیشی اور خیرخواہی کی وجہ سے انگریزی حکومت کے ساتھہ اتفاق قایم رہا اور جنکی ہوشیاری اور دانائی نے ایک مشتعل پذیر رعایا کے اندر انتظام قایم رکھا۔ اِس ریاست کے کنٹنجنٹ فوج نے ایام بغاوت میں کارہائے نمایاں کئے اور گورنمنٹ ہند نے زمانہ غدر میں اِس ریاست کی امداد کی قدر ومنزلت کو تہہ دل سے تسلیم کرلیا۔ ایک اور ہندوستانی وزیر یعنے دنکر راؤ بہادر کی لیاقت نے ریاست گوالیار کی وفاداری وخیرخواہی کو قائم رکھا +

ریاست گائیکوار بھی ایسی ہی وفادار رہی اور ریاستہائے پٹیالہ اور رامپور کا چال چلن بھی زیادہ قابل تعریف

رہا اور سرداران راجپوت میں سے ایک نے بھی بغاوت کی تحریک نہ کی اور نہ سلطنت انگریزی کے ساتھ کسی قسم کی بیوفائی کی۔ پس جبکہ سلطنت انگریزی کو اپنے اکثر عمدہ عمدہ صوبوں کے اندر سخت صدمہ پہنچا تھا تو اسکی بابت ان والیان ملک کی آنکھوں میں نہ رہی جنکو اس بات کے سمجھنے کا شعور تھا کہ ہندوستان کی امن و امان اور حفاظت کی کفالت صرف سلطنت انگریزی ہی کے دم کے ساتھ ہے اور لوازمات خیرخواہی سے انحراف کرنا انجام کار ہماری ہی تباہی کا موجب ہوگا۔ انکی رعایا نے اپنے سرداروں اور حاکموں کا اتباع کیا اور دیسی ریاستوں کے استقلال اور ثابت قدمی سے بغاوت کی آگ بڑھنے نہ پائی۔ اس طرح پر دیسی روساء جناب ملکہ معظمہ اور رعایائے ہند کے درمیان بطور برزخ کے ہیں اور انکی موجودگی سلطنت کی عظمت اور ایسی مصیبتوں میں جیسی ۱۸۵۷ء میں واقع ہوئی تعمیل امداد کے باعث ہوتی ہے۔ انکی فوجیں جن کا انتظام خراب اور سامان بدتر ہے جناب قیصر ہند کی فوجوں کے حق میں موجب تردد نہیں ہو سکتیں بلکہ پولیس کا کام دیتی ہیں اور ریاست کو رونق دیتی ہیں اور اندرونی انتظام کو قایم رکھتی ہیں۔ دیسی ریاستوں کی حیثیت بمقابلہ فرمانروائے گریٹ برٹن کے ایک عرصہ دراز تک غیر مصرحہ رہی لیکن اس دانا حکمت عملی نے جسکی بنا پر جلسہ قیصری بمقام دہلی ظہور میں آیا تھا ایک ایسے امر کا باضابطہ اظہار کر دیا جسکے وجود کی بنا اس صدی کے ابتدائی حصہ میں پڑی تھی۔ لقب قیصری ایک ایسے فرمانروا کے لوازمات میں سے تھا جسکی حفاظت و حمایت میں چھوٹی چھوٹی سلطنتوں کی ایک تعداد کثیر ہے۔ اسبات پر انگلستان میں جو واویلا مچا اس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہاں کے اکثر مدبروں کو مشرق میں انگریزی سلطنت کی احتیاجات سے کس قدر کم واقفیت ہے +

انگلستان کی رہنمائی و حمایت میں دیسی ریاستیں ضرور سرسبز ہونگی اور انکی دولت و سامان جو پہلے زمانہ میں باہمی جنگ و جدال میں صرف ہوتے تھے اب انکی ریاستوں کی اندرونی ترقی و رونق کے کام میں آ سکتے ہیں اور رفتہ رفتہ جناب قیصر ہند کی حکومت کے اثر اور عمدہ نظیر کی وجہ سے دیسی ریاستوں کی رعایا کو ایک ایسی عمدہ حکومت نصیب ہوگی جسکی انکو ہرگز توقع نہیں ہو سکتی اگر انگلستان کے پاس اس ملک میں سلطنت غالب ہوتی۔ اتنی بڑی سلطنت کے واسطے جتنی ہماری سلطنت ہندوستان میں ہے ایک ایسے درجہ کے لوگوں کا قایم رکھنا ضروری ہے جو بموجودگی خاندانی ناموری اور قدیمی حکومت اور اختیارات کے اس وسیع آبادی سے جو انکے محکوم ہو علاقہ قومیت بھی رکھتے ہوں اور جن کے ذاتی نفع کے خیالات اگر وہ خیالات خالص خیرخواہی کے نہ بھی ہوں انکی اطاعت کو جناب قیصر ہند کے ساتھ مستحکم رکھیں۔ سلطنت مغلیہ اس حکمت عملی کی دانائی کو سمجھ گئی اور درحقیقت بہ نسبت ہمارے اس نے اس حکمت عملی کی بہت زیادہ وسعت کے ساتھ پیروی کی حتی کہ سلطنت کے بڑے معزز عہدے ہندو راجاؤں اور رئیسوں کو عطا کئے ہندو راجہ لڑائی کی فوجوں کے افسر مقرر کئے گئے تھے اور راجہ مان سنگھ کا نام جس نے مغلوں کے بادشاہ کے واسطے قندھار کو فتح کیا تھا راجہ ٹوڈرمل وزیر کا نام جس کا مالی انتظام آجتک جاری رہا ہے بیربل کا نام جو اکبر کا مصاحب وزیر تھا اور بہت اور اشخاص کے نام جن سے ہر تاریخ دان واقف ہوگا تواریخ میں ہمیشہ تک درج رہینگے۔ جب تک اس حکمت عملی پر عملدرآمد رہا سلطنت مغلیہ مستحکم و پایدار رہی اور جس دن کہ اورنگ زیب نے اپنے آبا و اجداد کے تخت پر قدم رکھا اور فوجی طاقت اور دیسی سرداروں کے ساتھ سرد مہری کی حکمت عملی کا برتاؤ کیا اسی روز سے وہ ابتریاں شروع ہوئیں جو انجام کار سلطنت مغلیہ کے زوال کی باعث ہوئیں۔ اس میں کچھ کلام نہیں ہے کہ ہماری زیادہ ترقی پذیر آئین ملکداری ایک ذرا جبلی ذہانت و تعلیم کی جو ہندوستانی مدبروں میں کم پائی جاتی ہے محتاج ہے مگر یہہ خیال ان دیسی ریاستوں کی پولیٹیکل بہبودی کا مخالف نہیں ہے جو رعایائے ہند کی آنکھوں میں سلطنت انگریزی کی عظمت کو بدرجہ غایت بڑھاتی ہیں اور جناب قیصر ہند کے تخت عالی کی خیرخواہی کی طرف بتدریج رہنمائی کرتی ہیں۔ ماسوا اس کے دیسی ریاستوں کی موجودگی رعایائے کثیر کو عموماً اس خیال سے باز رکھتی ہے کہ سلطنت انگریزی کی ترقی ہماری قومی تذلیل پر دلالت کرتی ہے اور ہمارے وہ تعلقات جو جناب قیصر ہند کے ساتھ ہیں محض بوساطت ان لوگوں کے قایم ہیں جو ہم سے قومیت زبان اور مذہب میں مختلف ہیں۔ امور ملکی میں اخلاقی تحریکات اور قومی خیالات کا بھی وہی رتبہ ہوتا ہے جو فوجی قوت اور منتظمانہ لیاقت کا ہوتا ہے اور وہ حکمت عملی ضرور ناقص ہوگی جو ریاست ہائے ہندوستانی کو حسد یا خوف کی نظر سے دیکھے اور جنکو ان ریاستوں کے الحاق یا انکی فوج کے معدوم کرنے میں سلطنت انگریزی

کی قوت کی ترقی یا اسکے عروج و ناموریکی زیادتی نظر آئے +

اخبارات ملکی وولائتی

روس کے اخبار نویس اسبات پر حیرت ظاہر کرتے ہیں کہ انگریزی فوج امیر کے ملک کے اندر بہت جلد بڑھ گئی +

کالج - جنوبی ملک مرہٹہ کے سرداروں کی تعلیم کے واسطے کولاپور میں عنقریب ایک کالج قایم کیا جاویگا +

مہاراجہ صاحب کوچ بہار نے جو یہہ درخواست کی تھی کہ یونیوسٹی اکسفورڈ میں امتحان داخلہ کی تحصیل کے واسطے انکو زیادہ تر عرصہ تک ٹھہرنے کی اجازت دیجاوے اسکو صاحب لفٹنٹ گورنر بہادر بنگالہ نے نامنظور کیا ہے کیونکہ رانیاں اس تجویز کے نہایت مخالف ہیں +

چین - پیکین میں مشہور ہے کہ گورنمنٹ چین نے حکم دیا ہے کہ جتنے روسی کاشغر میں ہیں انکو حکم ہے کہ کاشغر سے نکل جاویں کیونکہ کاشغر کا سابق امیر سرحد روس میں پناہ گیر ہے +

حیدرآباد دکھن کے نواب مکرم الدولہ کے ہمراہ منجملہ اور عہدہ داروں کے جو ہمراہی کے لئے منتخب ہوئے ہیں ایک آغا نصر اللہ صاحب ہیں تاکہ سرحد پر جاویں اور جنرل استورٹ کی فوج میں داخل ہوویں - یہہ حضرات ابھی بمبئی میں پہونچے ہیں اور گھوڑے خرید رہے ہیں اور سامان سفر کی تیاری میں سرگرم ہیں +

گزٹ آف انڈیا میں اس مضمون کا ایک اشتہار چھپا ہے کہ رایٹ انربل صاحب وزیر سلطنت ہند کی منظوری سے رایٹ انربل صاحب گورنر بہادر یہہ ہدایت فرماتے ہیں کہ پریزیڈنسی بنگالہ اور پنجاب کی سرحدی فوج میں فی رجمنٹ نیٹو کیولری چار سو اسی سوار اور فی رجمنٹ نیٹو انفنٹری آٹھ سو سپاہی بطور انتظام چند روزہ زیادہ کئے جاویں پس جن رجمنٹوں میں حالفعل اس سے کم سپاہی ہیں اُن میں اب تعداد ترمیم شدہ کے بموجب نئے سپاہی بھرتی کئے جاینگے +

فوجی سامان ہزاروں چادریں جو بارش میں کام آتی ہیں اور انگریزی کمل اور بوٹ وغیرہ انگلستان سے بمبئی پہونچے ہیں اور بہت جلد سرحد پر بھیجے جاتے ہیں مضبوط مضبوط گیٹر بھی انگریزی فوج کو دئے جانیوالے ہیں یہہ ویسے ہی ہونگے جیسے پراگ میں استعمال کئے گئے تھے اس سے نہایت ہی اطمینان ہوا ہمارا نامہ نگار رقمطراز ہے کہ ہمارے بوٹ پھٹ پھٹ گئے بعض خوش نصیب ہندوستانیوں کے پاس جوتے ہیں +

اخبارات تاربرقی

قسطنطنیہ ۲۰ دسمبر سلطان ٹرکی نے آج ایک ارادہ بصیغہ ریزولیوشن جاری کیا ہے اور روس میں وزراے ٹرکی کو اختیار دیا ہے کہ بوسینہ نوی بازار کے باب میں ایسا انتظام کر لینا چاہئے جو تجاویز پیش کردہ آسٹریا کے موافق ہو +

لنڈن ۲۴ دسمبر سٹینڈرڈ نامی اخبار آجکے ایک بڑے آرٹکل میں شیر علیخاں کی جگہہ یعقوب خاں کو تسلیم کر لینے کی تائید کرتا ہے اور شیر علیکے یعقوب خاں استحکام سرحد کو اور عہدہ داران انگریزی کے وہاں رہنے کو اور روس کے ساتھ قطع تعلقات کرنیکو منظور کرے +

جناب ڈیوک آف ایڈنبرا کروایڈمیرل مقرر کیا گیا +

بمبئی ۲۴ دسمبر بمبئی میں کل (۲۳ کو) ایک حشر برپا ہو گیا کیونکہ اندیشہ تھا کہ ایک سب سے بڑی ہندوستانی کی دوکان کا دیوالہ نکل جائیگا ڈایرکٹران بنک آف بمبئی نے بھی کمیٹی اس باب میں غور کرنے کے واسطے کی کہ اب کیا کرنا چاہئے لیکن کوئی امر طے نہیں ہوا اسیوجہ سے ایک کارخانہ کل کے ۵۰ حصہ داروں میں سے ۲۰ حصہ داروں نے اپنے حصہ الگ کر لیئے +

وائنا ۲۴ دسمبر اخبار فرمنیو پریس میں لکھا ہے کہ سلطان نے استحکام سرحد مانٹینگرو کیواسطے انتظام کرنیکا حکم دیا ہے اور یہہ بھی مشہور ہوا ہے کہ باب عالی ایک قرضہ جدید بہ کفالت دول یورپ لینے کے بارہ میں گفتگو کر رہا ہے +

کلکتہ ۲۴ دسمبر پیغامات تاربرقی موصولہ از علی مسجد مورخہ ۲۳ دسمبر خبر دیتے ہیں کہ جو تھوڑی سپاہ بطور سزادہی کے وادی بازار میں بھیجی گئی تھی واپس آگئی جنرل ٹایٹر صاحب نے ڈکہہ سے جاری کر دی وادی مذکور میں جمرود کی سپاہ کے ساتھ کام کیا تھا - تمام وادی مذکور میں فوج مذکور کا گذر ہوا جسنے اکثر منارے اور ۱۴ دیہات دشمن کے تباہ کر ڈالے - ہماری طرف سے صرف ایک گورکھا سپاہی مجروح ہوا +

پشاور ۲۴ دسمبر جنرل ماڈ صاحب کی فوج جو دیہات وادی بازار کو غارت کرنیکے واسطے گئی تھی ۲۰ دسمبر کی رات کو مقام ولائی میں شب باش ہوئی ۲۱ تاریخ

کی صبح کو اس سپاہ نے اور نیز جنرل ٹائیکر صاحب کی سپاہ نے جو ٹوکہ سے آئی تھی وادی مذکور پر قبضہ کر لیا وادی بازار کے دیہات کو پھونک دیا گیا اور مناروں کو اڑا دیا گیا جو سپاہ ولائی کے کیمپ میں رہ گئی تھی اُسنے دشمن کے بعض آدمیوں کو جو اپنے عیال و اطفال اور مویشی کو لیئے ہوئے بھاگے جاتے تھے گرفتار کر لیا لیکن بعد میں ان لوگوں کے ہتھیار لیکر اُنہیں چھوڑ دیا گیا +

۲۲ دسمبر کو سپاہ مذکور علی مسجد کو واپس آگئی اور راستے راہ میں ایک گانوں کو پھونک آئی جسکے باشندوں نے اسباب سے لدی ہوئی بعض خچروں کو لوٹ لیا راہ میں ولائی سے تقریباً ایک میل آگے ہماری فوج کے پچھلے حصہ پر تھوڑی سی آتشباری بھی کی جس سے ایک گورکھا زخمی ہوا جو بعد ہ جاں بحق ہو گیا۔ باور کیا جاتا ہے کہ اُن دیہات کے پھونکنے سے دیگر اقوام دشمن منش پر اچھی تاثیر ہوگی +

پلٹن بھوپال نوشہرہ میں پہونچگئی ہے +

کلکتہ ۲۶ دسمبر جلال آباد سے جو سب سے پچھے پیغامات تار برقی آئے اُنمیں لکھا ہے کہ وہاں سب طرح امن و امان ہے اور سرداران غازی کے پاس سے دوستانہ پیغام آئے ہیں کابل سے اور کوئی خبر نہیں آئی ہے +

پشاور ۲۷ دسمبر خبر ہے کہ جلال آباد کو یہ حکم بھیجا گیا ہے کہ یعقوب خاں سے صلح کے باب میں گفتگو شروع کرنی چاہیئے لیکن سرکار برطانیہ اُسکی جانشینی کے ذمہ وار ہونے سے انکار کرتی ہے۔ بازار اور دیہات میں بڑے بڑے ذخیرے غلہ کے دستیاب ہوئے ہیں۔ ۱۱ میناروں کو اڑا دیا گیا +

لودیانہ

جلسہ یادگار خطاب قیصر ہند

چونکہ حضور گورنر جنرل کشور ہند نے یکم جنوری ۱۸۷۷ء کو اپنی خواہش ظاہر کی تھی کہ ایک جلسہ سالیانہ بتقریب اختیار خطاب قیصر ہند جناب ملکہ معظمہ دامت اقبالہا ہندوستان کے ہر ایک ضلع و چھاؤنی میں جسمیں ضلع کے رؤسا و صاحبان عالیشان شریک ہوں منعقد ہوا کرے اور رعایان خیرخواہان سرکار کو جو تمغہ و انعام گورنمنٹ کی طرف سے مرحمت ہوا کرے وہ اسی جلسہ میں حضار جلسہ کے روبرو دیا جایا کرے چنانچہ کل یکم جنوری ۱۸۷۹ء کو جلسہ کے تمام سامان مہیا ہو چکے تھے مگر دفعتہً جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کے پاس خبر مندرجہ ذیل پہونچی کہ چونکہ سانحہ اندوہناک انتقال حضور شاہزادی ایلیس ڈچیز آف ہیس دختر نیک اختر حضرت ملکہ معظمہ قیصر ہند و خاتون عالی جناب حضور گرینڈ ڈیوک آف ہیسے ڈرمسٹاٹ کی خبر سرکاری طور پر موصول ہوئی ہے لہذا جناب پریزیڈنٹ بہادر با جلاس کونسل ہدایت فرماتے ہیں کہ حضرت ملکہ معظمہ کے عہدہ داران ملکی و فوجی و بحری تین ہفتہ تک رسوم ماتم داری اندوہناک موقع پر اس قسم کی رسوم تعظیماً رعایائے برطانیہ ہند کے تمام دیگر طبقات کے لوگ بھی ادا کریں اسیوقت اعلان کیا گیا کہ جلسہ ملتوی رہے اور تمام صاحبان بیرونجات کے رخصت کیئے جاویں اور جو صاحبان درباری ہیں وے شام کے ۵ بجے حاجری کوٹھی پر تشریف لاویں چنانچہ سب لوگ اپنے اپنے گھروں کو چلیگئے اور شام کے ۵ بجے درباری صاحبان کوٹھی پر تشریف لیگئے وہاں پر صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے دختر نیک اختر حضور ملکہ معظمہ کی وفات کا بہت افسوس ظاہر کیا اور بیان کیا کہ یہ وفات ایک بیوقت ہوئی ہے اور تمام صاحبان کو اس ماتم کا افسوس کرنا چاہیئے۔

کل بعد ۳ بجے کے ملازمان پولیس و چند نمبرداروں کو جنہوں نے ڈکیتی کے معاملہ میں امداد دی تھی صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس کی کوٹھی پر انعام دیا گیا جس میں سونے کے کڑے و نقدی و دوشالہ ہائے وغیرہ تھے۔ چنانچہ ابھی ہمکو فہرست انعام وصول نہیں ہوئی ہے بعد حصول فہرست کے اسماء و تعداد انعام وغیرہ درج اخبار کیا جائیگا +

شہر میں آجکل اگرچہ تپ کا چنداں زور نہیں رہا مگر اکثر لوگ کھانسی و زکام کی بیماری میں مبتلا ہیں۔ غلہ جنگل کی طرف سے پھر بکثرت آنے لگا ہے اور یہاں سے لاہور کیطرف روانہ ہوتا ہے۔ خبر ہے کہ ۱۲ جنوری کو پنجاب کے لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر بتقریب دورہ یہاں رونق افروز ہونگے اور دو روز تک قیام رہیگا اور پھر انبالہ کی طرف تشریف لیجاینگے +

ہدیہ

ہم اپنے وعدہ قدیمہ کے موافق ایک جنتری ۱۸۷۹ع کی ہدیہ ناظرین کرتے ہیں امید ہے کہ یہ جنتری ناظرین کے مفید ہوگی +

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری کیلسو صاحب کے اہتمام سے چھپا